سید محمد یونس بخاری

غزل (طرحی)

اپنا چہرہ رنجگوں کا ترجماں سمجھا تھا میں
اور آنکھیں موجۂ ابرِ رواں سمجھا تھا میں

دل سے اٹھتی لہر کو تازہ ہوا کے نام پر!!
اس خزاں رت میں بہاروں کا نشاں سمجھا تھا میں

قربتوں میں بھی بسا اوقات دیکھے فاصلے
دوستی کو گرچہ اک ربطِ نہاں سمجھا تھا میں

قریہ قریہ بکی فصلیں تھیں مرے الفاظ کی
چہرہ چہرہ حاشیے لیکن کہاں سمجھا تھا میں

زندگی کے ہر ورق پر انکی یادیں دیکھ کر
اپنے دل کو ایک شہر بے اماں سمجھا تھا میں

میرے ہی گھر کو انہوں نے واصلِ آتش کیا
جنکو اپنے آشیاں کا پاسباں سمجھا تھا میں

نفرتوں کی آگ جو برسی تو اندازہ ہوا
"وہ نہ تھا میرا جسے اپنا جہاں سمجھا تھا میں"

فصلِ گل میں بھی نہ کوئی آرزو پوری ہوئی
زخمِ پت جھڑ کو تو یونس امتحاں سمجھا تھا میں

سید محمد یونس بخاری

غزل

جادۂ منزل پہ اپنا راہبر کوئی نہیں
زیست کی تاریکیوں میں بام پر کوئی نہیں

کیا کہوں ، کس سے کہوں یہ داستانِ شامِ غم
شہر بھر میں واقفِ زخمِ جگر کوئی نہیں

میں تعاقب کر رہا تھاجس سحر کا شام سے
اب یقیں ہونے لگا ہے وہ سحر کوئی نہیں

شاملِ بے چارگی تو ہم سے اہلِ درد ہیں
اس دیارِ دوستاں میں دیدہ ور کوئی نہیں

کاسۂ احساس میں ہیں آرزوئیں خیمہ زن
منزلِ مقصود قصۂ مختصر کوئی نہیں

ہے سمن زارِ تکمیل حسرتوں کاخارزار
شب کی تنہائی تو ہے حُسنِ نظر کوئی نہیں

ہے ندامت بار یونس بے گناہی کے طفیل
ان جفا کوشوں کو فرحت کیوں مگر کوئی نہیں

تصحیح

نقیب ختم نبوت کے شمارہ جنوری ۲۰۰۱ء کے صفحہ ۴۶ پر ملک ماہر کرنالی کی نظم "نذر شورش" کے مقطع میں۔ "یہ دورِ مکروفن" کی بجائے۔ "یہ دورِ فکر و فن" شائع ہوا ہے۔ جس کے باعث مفہوم متاثر ہوا ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں (ادارہ)